

اُمّتِ پر جانِ رحمت کی عنایات

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ

(تیسرا حصّہ)

۲۱ ربیع الاوّل ۱۴۴۸ھ / 04 ستمبر 2026ء

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری گیٹ لاہور

گزشتہ خطبات حاصل کرنے کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کریں: khutbatenizamia.com/ یا QR code سکین کریں:

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Join our channel
مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان Follow our Acount
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Like our Page
JAMIA NIZAMIA RIZVIA Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِہِمۡ صَدَقَۃً تُطَہِّرُہُمۡ وَتُزَکِّیۡہِمۡ بِہَا وَصَلِّ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۔[التوبۃ:103]

سرکارِ دوعالَم ﷺ تمام جہان کے لیے رحمت ہیں اور ساری مخلوق کے محسنِ اعظم ہیں، حتّٰی کہ باری تعالیٰ خود بندوں کو آپ کے عظیم الشان احسانات سے آگاہ فرما کر آپ کا نیاز مند بننے کا حکم دیتا ہے، بالخصوص اُمّتِ مسلمہ پر آپ ﷺ کی بے پایاں عنایات اور کرم نوازیوں کی تو کوئی حد ہی نہیں۔ بلامُبالَغہ آپ ﷺ اپنے ہر اُمّتی کے لیے اُس کے ماں باپ سے بھی زیادہ مہربان، شفیق، رؤوف ورحیم اور بندہ نوازی فرمانے والے ہیں۔

رحمتِ عالَم ﷺ کے بے پناہ اِحسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی ظاہری حیاتِ مُبارَکہ میں بھی اُمّت کو بے شمار دُعاؤں سے نوازا کرتے تھے، آج بھی اُمّت کے حق میں دُعائیں فرمارہے ہیں اور روزِ قیامت بھی اپنی مقبول دُعاؤں سے نواز کر اُمّت کی بگڑی بنائیں گے۔

اِس عظیم احسان کی قدر جاننے کے لیے ذرااِس حقیقت پر غور کیجیے کہ حضورِ اقدس ﷺ کی دُعائیں ہماری التجاؤں کی طرح نہیں ہیں، آپ کی دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مُنفرِد شان کے ساتھ قبول ہوتی ہیں۔ پوری اُمّت کی عمر بھر کی دُعائیں ایک طرف ہوں اور جانِ کائنات ﷺ کی زبانِ پاک سے نکلنے والا ایک کلمہ دوسری طرف ہو تب بھی آپ کی ایک دُعا ساری اُمّت کی مُناجات سے زیادہ مؤثّر ہے؛ کیونکہ آپ ﷺ کی شانِ محبوبیت ایسی بے مثال ہے کہ اِدھر لبہائے لَعلیں کو جُنبِش ہوتی ہے... اُدھر خالقِ کائنات کرم فرمادیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَصَلِّ عَلَیۡہِمۡ ؕ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّہُمۡ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ۔ ”اور (اے حبیب!) اُن[1] کے حق میں دُعائے خیر کیجیے! یقیناً آپ کی دُعا اُن کے لیے سُکون کا ذریعہ ہے اور اللہ بہت سُننے اور خوب جاننے والا ہے۔“[التوبہ 9:103]

آیتِ مقدّسہ میں ربِّ کریم جَلَّ شَانُہٗ نے اپنے حبیبِ مکرّم ﷺ کو دُعا کا حکم فرمایا، مگر اُس میں وقت کی کوئی قید نہیں رکھی۔ یہ بھی اشارہ ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ آج بھی دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔

محسنِ اعظم ﷺ کے بے پناہ احسانات پر غور کرنے سے دل میں جذبۂ حُبِّ رسولِ کریم ﷺ بھی پروان چڑھتا ہے اور ایمان کی حلاوت وچاشنی بھی نصیب ہوتی ہے۔

محبّتِ رسول میں اِضافے کی تمنا لیے گزشتہ دو خطبات میں آپ ﷺ کی بے پایاں عنایات کا تذکرہ ہوا تھا۔ اِسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے آج بالخصوص رسولِ رحمت ﷺ کے دُعاؤں سے نوازنے کا مختصر تذکرہ کیا جائے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ۔

---

[1] زکوٰۃ ادا کرنے والوں

حیاتِ ظاہِری میں دُعاؤں سے نوازنا

نبیِ کریم ﷺ احسانِ عظیم فرماتے ہوئے اپنی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں گریہ وزاری کے ساتھ اُمّت کے لیے اِس کثرت سے دُعائیں فرماتے تھے کہ اگر فقط اِسی ایک اِحسان کا شکریہ ادا کرنا چاہیں تو عمر بھر بھی اُس کا حق ادا نہیں کر سکتے۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے متعدِّد مواقع پر خاص افراد کو دُعاؤں سے نوازا،[1] جب کہ بے شمار دُعاؤں میں پوری اُمّت شامل ہوتی تھی۔ خصوصی دُعاؤں کی فہرست طویل ہے، فقط اُن چند کرم نوازیوں کا ذکر سنیے جن میں ہم جیسے صدیوں بعد آنے والے گناہ گار اُمّتی بھی شامل ہیں!

پہلا سجدہ: اُمّت کی غم خواری اور دُعاؤں کا سلسلہ اُسی وقت شروع ہو گیا تھا جب جانِ عالَم ﷺ سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں جلوہ گر ہوئے تھے۔ مُحسِنۂ کائنات رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فَلَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِيْ دُرْتُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا أَنَا بِهٖ سَاجِدٌ قَدْ رَفَعَ إِصْبَعَيْهِ كَالْمُتَضَرِّعِ الْمُبْتَهِلِ۔ یعنی جب رحمتِ عالم ﷺ کی ولادت ہوئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سجدے کی حالت میں ہیں اور عاجزی وانکساری کرنے والے کی طرح اپنی دو انگلیاں بَلند کی ہوئی ہیں۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، حدیث:555، السیرۃ الحلبیۃ، ج:1، ص:80[2])

اِس بندہ پَروَری پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے نہایت حسین انداز میں سلام بھیجتے ہوئے کہا:

پہلے سجدہ پہ روزِ اَزل سے دُرود　　یادگاریِ اُمّت پہ لاکھوں سلام

شب بھر فکرِ اُمّت: کتنی عجیب بات ہے کہ ہم راتیں غفلت میں گزار دیتے ہیں، جب کہ جانِ عالَم ﷺ کئی مرتبہ اپنی اُمّت کی بخشش کے لیے پوری پوری رات گریہ وزاری فرمایا کرتے تھے!

قرآنِ حکیم میں ہے کہ سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی تھی: اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ "(اِلٰہی!) اگر تُو انھیں عذاب دے تو بے شک وہ تیرے بندے ہیں (مجرموں کو تیرا سزا دینا بالکل بجا ہے) اور اگر تو اُنھیں بخش دے تو بلاشُبہ تُو ہی بہت غالب اور بے حدّ حکمت والا ہے۔" [المائدۃ 5:118]

---

[1] ربیع الاوّل 1444ھ میں اِس حوالے سے متعدِّد خطباتِ نظامیہ نشر کیے گئے تھے۔ یہ khutbatenizamia.com ویب سائٹ پر بھی موجود ہیں اور اِنھیں کتابی صورت میں بھی آفیشل نمبر (03157374429) پر رابطہ کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

[2] يَقُوْلُ الْإِمَامُ السُّيُوْطِيُّ: هٰذَا الْأَثَرُ وَالْأَثَرَانِ قَبْلَهٗ فِيْهَا نَكَارَةٌ شَدِيْدَةٌ، وَلَمْ أُوْرِدْ فِيْ كِتَابِيْ هٰذَا أَشَدَّ نَكَارَةً مِنْهَا، وَلَمْ تَكُنْ نَفْسِيْ لِتَطِيْبَ بِإِيْرَادِهَا، لٰكِنِّيْ تَبِعْتُ الْحَافِظَ أَبَا نُعَيْمٍ فِيْ ذٰلِكَ۔ (الخصائص الکبریٰ، ج:1، ص:83) وَنَقُوْلُ: وَقَدْ أَوْرَدَهٗ أَيْضًا عِدَّةٌ مِنَ الْمَشَايِخِ فِيْ كُتُبِهِمْ وَقَدْ تَبِعْنَاهُمْ فِيْ ذٰلِكَ؛ لِأَنَّ تَلَقِّيَ الْعُلَمَاءِ لَهٗ بِالْقَبُوْلِ دَلِيْلٌ عَلٰى صِحَّةِ مَعْنَاهُ۔

سیدنا ابوذر جُندُب غِفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْلَۃً، فَقَرَأَ بِآیَۃٍ حَتّٰی أَصْبَحَ۔۔۔ رسول اللہ ﷺ پوری رات اِسی آیتِ مبارکہ کی تلاوت کرتے رہے (ظاہر ہے کہ سینکڑوں مرتبہ پڑھی ہوگی)۔ صبح مَیں نے پوچھا: یارسول اللہ! آپ رات بھر اِسی ایک آیتِ کریمہ کی تلاوت فرماتے رہے! حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: إِنِّیْ سَأَلْتُ رَبِّیَ الشَّفَاعَۃَ لِأُمَّتِیْ فَأَعْطَانِیْہَا، وَھِیَ نَائِلَۃٌ - إِنْ شَاءَ اللّٰہُ - لِمَنْ لَّا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا۔ یعنی "مَیں نے اپنے ربِّ کریم سے اپنی اُمّت کے لیے شفاعت کی دُعائیں کیں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفاعت کا منصب عطا فرمادیا، اِن شاء اللہ تعالیٰ میری شفاعت ہر ایمان والے کو نصیب ہوگی۔"

(مسند احمد، حدیث: 21328، وروی ابن ماجۃ شطرہ فی سننہ برقم: 1350، إسنادہ صحیح أو حسن)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت علیہ الرحمہ نے خوب کہا:

اَشک شب بھر انتظارِ عَفوِ اُمّت میں بہیں — مَیں فِدا چاند اور یوں اَختَر شُماری واہ واہ[1]

اجتماعی تباہی اور غلبۂ کفار سے حفاظت: سیدنا خَبّاب بن اَرَتّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے بہت طویل نَماز ادا کی اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پوچھنے پر ارشاد فرمایا (مفہوم): "مَیں نے نماز میں ربِّ کریم سے اپنی اُمّت کے لیے تین چیزوں کا سُوال کیا تو اُس نے میری دو دُعائیں قبول فرمالیں اور ایک دُعا کرنے سے روک دیا:"

1) سَأَلْتُہٗ أَنْ لَّا یُھْلِکَ أُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ، فَأَعْطَانِیْہَا۔ یعنی "مَیں نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری اُمّت کو قحط سالی (اور وبا وغیرہ) سے مکمّل طور پر ہلاک نہ فرمائے! تو اُس نے میری یہ دُعا قبول فرمالی۔"

2) وَسَأَلْتُہٗ أَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِھِمْ، فَأَعْطَانِیْہَا۔ یعنی "مَیں نے التجا کی کہ اللہ تعالیٰ میری اُمّت پر کفار کو مسلّط نہ فرمائے (کبھی بھی ایسا نہ ہو کہ کفار میری اُمّت کو مکمل طور پر تباہ کر دیں اور کفر چھا جائے)! اللہ کریم نے اِس التجا کو بھی قبول فرمایا۔"

3) وَسَأَلْتُہٗ أَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَھُمْ بَأْسَ بَعْضٍ، فَمَنَعَنِیْہَا۔ یعنی "میری چاہت تھی کہ اُمّت کی آپس میں لڑائی و خون ریزی نہ ہو! اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دُعا کرنے سے روک دیا۔" (ربِّ ذوالجلال کو یہ بھی گوارا نہیں تھا کہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی دُعا کو ردّ فرمائے اور اُس کے طے شدہ فیصلے میں تبدیلی بھی نہیں ہو سکتی تھی؛ لہٰذا اُس نے حضور کو دُعا کرنے سے روک دیا)

(جامع ترمذی، حدیث: 2175، حدیث صحیح۔ ورواہ أحمد فی مسندہٖ عن سیدنا معاذ، رقم: 22108 وابن ماجۃ عنہ، رقم: 3951)

یہ جانِ جہاں ﷺ کی حسین دُعاؤں میں سے فقط ایک دو کا بطورِ نمونہ ذکر ہے، ایسے ہی بے شمار مواقع پر امام الانبیا ﷺ اُمّت کو اپنی مقبول دُعاؤں سے نواز کر اُن کی بگڑی بنایا کرتے تھے۔

---

[1] اشک: آنسو۔ اختر شماری: تارے گننا، بے چینی میں رات گزارنا۔ یعنی یارسول اللہ، مَیں آپ پر قربان! آپ آسمانِ نُبوّت کے چمکتے چاند ہیں اور بلند شان کے مالک ہیں، پھر بھی اتنی کرم نوازی کہ اُمّت کی بخشش کے انتظار میں ساری رات روتے ہوئے بے چینی میں گزار دی!

بعد از وِصال دُعاؤں سے نوازنا

رسول اللہ ﷺ کا کتنا عظیم احسان ہے کہ اُمّت کے لیے آپ کی دُعاؤں کا سلسلہ فقط ظاہری حیاتِ مُبارَکہ تک محدود نہیں تھا، بلکہ آپ ﷺ آج بھی دُعاؤں سے نواز رہے ہیں اور یہ خوش خبری آپ نے خود اپنی زبانِ پاک سے عطا فرمائی تھی۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود، سیدنا بکر بن عبد اللہ مُزَنی اور اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا:

⇐ حَيَاتِيْ خَيْرٌ لَّكُمْ؛ تُحَدِّثُوْنَ وَنُحَدِّثُ لَكُمْ۔ "میری (ظاہری) حیات تمہارے لیے بہتر ہے؛ کہ تم ہمارے ساتھ بات کرتے ہو ہم تمہارے ساتھ بات کرتے ہیں (تم اپنی معروضات پیش کرتے ہو، مَیں تمہیں جواب دیتا ہوں)۔"

⇐ وَوَفَاتِيْ خَيْرٌ لَّكُمْ؛ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللهَ لَكُمْ۔ یعنی "میرا انتقال بھی تمہارے لیے بہتر ہو گا؛ کہ تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کیے جائیں گے، چنانچہ جو بھلائی دیکھوں گا اُس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گا (؛ کہ اُس نے میرے اُمّتی کو نیکی کی توفیق عطا فرمائی) اور جو بُرائی دیکھوں گا اُس سے متعلق اللہ تعالیٰ سے دُعا کروں گا کہ وہ تمہیں معاف فرمادے۔"

(رواہ البزار فی مسندہ "البحر الزخّار" عن ابن مسعود، الحدیث: 1925، قال الھیثمیّ فی مجمع الزوائد (برقم: 14250): وَرِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ... ورواہ ابن سعد فی طبقاتہ، عن بکر بن عبد اللہ، ج: 2، ص: 194، دار صادر، وذکرہ الدیلمیّ عن أبی ھریرۃ، برقم: 686)

دستگیری کے واقعات: وِصالِ اقدس کے بعد نبیِ کریم ﷺ کے اپنے اُمّتیوں کو نوازنے کے حیران کُن واقعات بے شمار ہیں اور بزرگانِ دین نے اُنھیں جمع کرنے کے لیے کئی کتابیں لکھیں ہیں۔

شیخ ابو العباس احمد لَواتی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ایک خاتون کا معمول تھا کہ جب بھی اُسے کوئی مشکل پیش آتی یا پریشانی لاحق ہوتی تو وہ ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ لیتی اور آنکھیں بند کر کے (پوری یکسوئی کے ساتھ) حضورِ اقدس ﷺ کی بارگاہ میں استغاثہ پیش کرتی (چنانچہ اللہ تعالیٰ کے کرم سے رسولِ رحمت ﷺ کی نگاہِ عنایت ہوتی اور اُس کا مسئلہ حل ہو جاتا)۔

اُس کی وفات کے بعد اُس کے ایک قریبی رشتے دار نے اُسے خواب میں دیکھا اور پوچھا: پھوپھو جان! آپ کے پاس سوال کرنے والے دو فرشتے (مُنکَر نکیر) آئے تھے؟ اُس نے کہا: نَعَمْ! جَاءَانِيْ، فَعِنْدَمَا رَأَيْتُهُمَا جَعَلْتُ يَدَيَّ عَلَى وَجْهِيْ وَقُلْتُ: يَا مُحَمَّدُ! جی ہاں! وہ دونوں آئے تھے، مَیں نے اُنہیں دیکھ کر اپنی عادت کے مطابق ہاتھ چہرے پر رکھ لیے اور آنکھیں بند کر کے کہا: یا رسول اللہ! فَلَمَّا نَزَعْتُ يَدَيَّ عَنْ وَجْهِيْ لَمْ أَرَهُمَا۔ پھر جب میں نے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹایا تو وہ دونوں مجھے نظر نہیں آئے۔

(مِصْبَاحُ الظَّلَامِ فِي الْمُسْتَغِيْثِيْنَ بِخَيْرِ الْأَنَامِ فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَامِ،[1] باب استغاثۃ من انقطع فی البراری والبحار، ص: 115، DKI)

---

[1] جامعہ نظامیہ رضویہ کے سابق شیخ الحدیث شرفِ ملّت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ نے "پکارو یا رسول اللہ ﷺ" کے نام سے اِس کتاب کا خوب صورت ترجمہ فرمایا ہے۔ عربی، اردو... دونوں کتب انٹرنیٹ پر بھی دستیاب ہیں۔

روزِ قیامت دُعاؤں سے نوازنا

رسولِ کریم ﷺ کی شانِ بندہ پروَری پر قربان جائیں! آپ حیاتِ ظاہری میں بھی اُمّت کو بے شُمار دُعاؤں سے نوازتے تھے، آج بھی اُمّت کے حق میں دُعائیں فرمارہے ہیں اور قیامت کے دن بھی آپ اپنی مقبول دُعاؤں کے ذریعے اُمّت کی بگڑی بنائیں گے۔

خاص دُعا: سیدنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

- لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ۔ یعنی "ہر نبی کے لیے ایک خاص قبولیت والی دُعا ہوتی ہے، (اُن کی سبھی دُعائیں مقبول ہوتی ہیں، مگر وہ دُعا بہت خاص ہوتی ہے) چنانچہ سبھی انبیائے کرام نے دُنیا میں ہی وہ خاص دُعا مانگ لی۔
- وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ یعنی "بلاشبہ مَیں نے اپنی اَخَصّ الخاص دُعا روزِ قیامت کے لیے بچار کھی ہے؛ تاکہ وہ اپنی اُمّت کی شفاعت کے لیے مانگ سکوں۔"
- فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا۔ یعنی "اِن شاء اللہ تعالیٰ یہ شفاعت ایمان پر وفات پانے والے میرے ہر اُمّتی کو نصیب ہوگی۔" (صحیح مسلم، حدیث:199)

رسولِ کریم ﷺ پر تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ مشکلات آئیں، مگر آپ ﷺ نے اُن کے اِزالے کے لیے وہ دُعا نہیں مانگی، بلکہ اُسے محفوظ رکھا؛ تاکہ قیامت کے ہولناک دن میں اپنی گناہ گار اُمّت کی مشکل کشائی فرماسکیں۔

سبھی دُعائیں اُمّت کے لیے: سیدنا اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیثِ نبوی کے مطابق خالقِ کائنات جلّ شانہٗ نے رسول اللہ ﷺ کو تین مقبول دُعائیں عطا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے دوبار یہ التجا کی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِي۔ "اے اللہ! میری اُمّت کو بخش دے! اِلٰہی! میری اُمّت کی مغفرت فرمادے!" حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيمُ علیہ السلام۔ یعنی "تیسری دُعا کو مَیں نے روزِ قیامت تک کے لیے مؤخّر کر دیا، اُس دن تمام مخلوق، حتّٰی کہ میرے جدِّ امجد ابراہیم علیہ السلام بھی میرے محتاج ہوں گے۔" (صحیح مسلم، حدیث:820)

وہ جہنم میں گیا جو اُن سے مستغنی ہوا ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے لے کر آج تک... ہمیشہ اکابر کا یہ مِزاج رہا ہے کہ وہ حشر کے روز رسول اللہ ﷺ سے دُعا اور شفاعت پانے کی اُمّید رکھتے ہیں۔ برادرِ اعلیٰ حضرت، شہنشاہِ سُخن، اُستاذِ زمن، مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمہ نے خوب کہا:

زِیارت مَیں کروں اور وہ شفاعت میری فرمائیں!
مجھے ہنگامۂ عیدَین یارب دن ہو محشر کا!

نَبَوی دُعاؤں کا احساس

مَحبّتِ رسولِ کریم ﷺ میں اِضافے کا ایک حسین ذریعہ یہ بھی ہے کہ بندہ اِس حقیقت کا اِدراک کرے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے بھی دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اگرچہ مَیں بہت گناہ گار ہوں، مگر بہر حال اُمّتی ہوں، مسلمان ہوں اور رسولِ کریم ﷺ کی شانِ کرم ہے کہ آپ ہر صاحبِ ایمان کو مقبول دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔

دُعا کی درخواست: حضورِ اقدس ﷺ سے دُعا کی درخواست کرنا جائز و مستحسن ہے، صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی سنّت ہے اور ہر دَور میں اکابر کا معمول رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت، پروانۂ شمعِ رِسالت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے خوب عرض کیا:

جنہیں مَرقَد میں تا حشر اُمّتی کہہ کر پکارو گے
ہمیں بھی یاد کر لو اُن میں صدقہ اپنی رحمت کا

اُمّ المؤمنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مَیں نے نبیِ کریم ﷺ کو بہت خوش دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ، صلّی اللہ علیک وسلّم! میرے لیے دُعا فرمایئے! نبیِ مکرّم ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں التجا کی: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ، مَا أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ! "اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے اور پوشیدہ و ظاہر... تمام گناہ معاف فرمادے!"

اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا قدر دان تھیں، اُنھیں معلوم تھا کہ حضورِ اقدس ﷺ کی زبانِ پاک سے نکلنے والے الفاظ کتنے قیمتی ہیں، وہ دُعائے نبوی پر انتہائی خوشی میں بے خود ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: أَيَسُرُّكِ دُعَائِي؟ "کیا تم میری دُعا پر بہت خوش ہو؟" ہماری ماں جی نے عرض کی: آپ کی دُعا پر کیوں نہ خوش ہوں! (یہی تو سب سے بڑی خوشی کی بات ہے)

جانِ رحمت ﷺ نے اُمّت پر کرم کرتے ہوئے فرمایا: وَاللهِ! إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمَّتِي فِي كُلِّ صَلَاةٍ۔ "قسم بخدا! مَیں ہر نماز میں اپنی ساری اُمّت کے لیے یہی دُعا مانگتا ہوں۔" (صحیح ابنِ حِبّان، حدیث: 3446۔ کشف الأستار عن زوائد البزار، حدیث: 2658، قال الهيثمي في مجمع الزوائد [تحت الحديث: 15327]: رواه البزّار، ورجاله رجال الصحيح غير أحمد بن منصور الرمادي، وهو ثقة)

ہر اُمّتی کو چاہیے کہ نماز کے بعد حسبِ توفیق بارگاہِ اقدس میں دُرودِ پاک کا نذرانہ پیش کیا کرے، جب آپ ﷺ ہمیں ہر نماز میں دُعاؤں سے نوازتے تھے تو ہم پر بھی حق بنتا ہے کہ ہر نماز کے بعد حاضری کی سعادت پائیں۔ استاذِ زمن علیہ الرحمہ نے خوب کہا:

بیٹھتے اُٹھتے جاگتے سوتے	ہو اِلٰہی مِرا شِعار دُرود
ہے کرم ہی کرم کہ سُنتے ہیں	آپ خوش ہو کے بار بار دُرود

دُعاوالے کام: نبیِ کریم ﷺ نے متعدّد نیک کاموں پر دُعا سے نوازا ہے۔ چنانچہ ہر مسلمان کو ذوق وشوق کے ساتھ وہ کام کرنے چاہئیں اور اِس یقین کے ساتھ کرنے چاہئیں کہ اُسے دُعائے نبوی کے فیضان سے حصّہ ضرور حاصل ہو گا۔ مثلاً:

- سیدِ عالَم ﷺ نے خرید و فروخت اور اپنا حق وُصول کرنے میں آسانی کرنے والوں کے لیے رحمت کی دُعا فرمائی۔ (بخاری:2076)
- جو شخص حدیثِ پاک سُنے اور اُسے یاد کر کے بغیر تبدیلی کیے دوسروں تک پہنچائے، جانِ کائنات ﷺ نے دُعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اُسے تر و تازہ اور حسین و بارونق رکھے۔ (جامع ترمذی، حدیث:2658)
- آیتِ کریمہ کے مطابق رسول اللہ ﷺ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ [التوبہ 9:103]
- حضورِ اقدس ﷺ نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی: ”اے اللہ! میری اُمّت کو صبح کے وقت میں برکت عطا فرما!“ (جامع ترمذی:1212)
- رحمتِ کونین ﷺ نے عصر سے پہلے سنتیں ادا کرنے والوں کو بھی رحمتِ الٰہی کی دُعا سے سرفراز فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی:430)
- یہ دُعائے نبوی بھی موجود ہے: ”اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم فرمائے جس سے اپنے مسلمان بھائی پر عزّت یا مال کے سلسلے میں ظلم ہوا (حق تلفی ہو گئی) تو وہ اُس کے پاس آ کر معاف کروالے، وہ دن (قیامت) آنے سے پہلے جب اُس کا مُؤاخذہ ہو اور وہاں نہ دینار ہوں گے نہ درہم، اگر ظالم کے پاس نیکیاں ہوں گی تو اُس سے ظلم کے مطابق چھین لی جائیں گی (اور مظلوم کو دے دی جائیں گی) اور اگر اُس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ ظالم پر ڈال دیے جائیں گے۔“ (جامع ترمذی، حدیث:2419)

صَحابی کی تَربِیَت: حضرت عاصم اَحوَل علیہ الرحمہ کی صَحابیِ رسول سیدنا عبد اللہ بن سَرجِس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی تو اُن سے پوچھا: أَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ؟ کیا آپ کو یہ اعزاز ملا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مغفرت کی دُعا سے نوازا ہو؟ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں ایسا حسین جملہ ارشاد فرمایا جو قیامت تک مسلمانوں کے لیے خوشی کا سامان ہے۔ فرمایا: نَعَمْ، وَلَكَ۔ جی ہاں! حضور ﷺ نے میرے لیے بھی بخشش کی دُعا فرمائی تھی اور تمہیں بھی اِس اعزاز سے نوازا ہے۔

یہ بات کسی حد تک حیران کُن تھی؛ کیونکہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ تابعی ہیں، اُن کی تو رسول اللہ ﷺ سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔ چنانچہ اُن کی حیرت دُور کرتے ہوئے سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آیتِ کریمہ پڑھی: وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ![1] یعنی ”اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور عام مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے مَغفرت کی دُعا کیجیے!“ (صحیح مسلم، حدیث:2346)

سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے تربیت فرمائی کہ مسلمان کو یہ تصوُّر پختہ کرنا چاہیے کہ مَیں ایمان والا ہوں اور رسول اللہ ﷺ ہر ایمان والے کو مغفرت کی دُعا سے نوازتے ہیں؛ لہٰذا مجھے بھی حضورِ اقدس ﷺ کی دُعا سے فیض نصیب ہوا ہے۔ حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ نے کہا:

غریبوں دردمَندوں کی دَوا تم ہو دُعا تم ہو　　فقیروں بے نواؤں کی صَدا تم ہو نِدا تم ہو

---

[1] محمد 19:47

حرفِ آخر: دُعاؤں کی عِنایت... اُمّت کی سعادت

محسنِ اعظم ﷺ کے بے پایاں احسانات کا تذکرہ کرنا ربِّ کریم کی سنّت بھی ہے اور اُس کے قرب و رِضا کا بہترین ذریعہ بھی۔ خالقِ کائنات نے خود بھی رحمتِ عالَم ﷺ کی مخلوق پر نوازِشات کو بیان فرمایا اور اپنے بندوں کو بھی اُن کی مہربانیوں میں غور و فکر کرنے، اُن کی قدر پہچاننے اور آپ ﷺ کا نیاز مند و ممنونِ کرم بننے کی تربیت عطا فرمائی ہے۔

نَبَوی اَلطاف و عِنایات کی قدر جاننے سے رسولِ کریم ﷺ کی مَحبَّت و عقیدت میں اِضافہ ہوتا ہے اور حقیقت میں یہی اُلفت ایمان کی حلاوت و ترقّی کا ذریعہ بنتی ہے۔ آخری تین خطباتِ جمعہ میں نبیِ کریم ﷺ کے احسانات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ چند اَہَمّ نِکات یہ ہیں:

1) سرکارِ دوعالَم ﷺ کا احسانِ عظیم ہے کہ آپ اپنی اُمّت پر بے انتہا شفقت، حد درجہ مہربانی اور نہایت بندہ پروری فرماتے ہیں۔ بلامُبالغہ انسان کے والدَین بھی اُس کی اتنی خیر خواہی نہیں کرسکتے، جتنی شفقت جانِ رحمت ﷺ اپنی اُمّت پر فرماتے ہیں۔

2) رحمتِ عالَم ﷺ کے بے پناہ اِحسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی اُمّت کو بے شمار دُعاؤں سے نوازتے ہیں:

i. آپ ﷺ اپنی ظاہری حیاتِ مُبارَکہ میں بھی اَن گنت دُعاؤں سے نوازا کرتے تھے، حتّٰی کہ بعض اوقات پوری رات اُمّت کی بخشش کے لیے روتے ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں التجائیں کرتے ہوئے گزار دیتے تھے۔

ii. آپ ﷺ آج بھی اُمّت کے حق میں دُعائیں فرمارہے ہیں اور بلاشبہ پوری اُمّت اپنی سوچ سے بھی زیادہ آپ کی مُناجات کا فیض پارہی ہے۔ جانِ عالَم ﷺ نے اپنی زبانِ پاک سے اِس کی بشارت بھی عطا فرمائی تھی۔

iii. سرورِ کونَین ﷺ روزِ قیامت بھی اپنی مقبول دُعاؤں سے نواز کر اُمّت کی بگڑی بنائیں گے۔ آپ نے اپنی اَخَصّ الخاص دُعا کو قیامت کے لیے بچا کر رکھا ہے؛ تاکہ اُس روز اُمّت کی مشکل کشائی فرماسکیں۔

3) ہمیں اِس حقیقت کا اِدراک کرنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں بھی دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ ہر بندہ اپنے اندر یہ شعور بیدار کرے کہ اگرچہ مَیں بہت گناہ گار و سیاہ کار ہوں، مگر بہر حال خاتم الانبیا ﷺ کا اُمّتی ہوں اور رسولِ کریم ﷺ کی شانِ کرم ہے کہ آپ ہر صاحبِ ایمان کو مقبول دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔

4) نبیِ کریم ﷺ کے وصالِ اقدس کے بعد آپ کے لُطف و کرم سے اُمّید وابستہ رکھنے والوں پر ہونے والی عِنایات کے واقعات بے شمار ہیں، حتّٰی کہ بزرگانِ دین نے اِس موضوع پر مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، جیسا کہ:

i. جلیل القدر محدّث و فقیہ امام ابو عبد اللہ محمد بن موسٰی مَراکشی رحمہ اللہ تعالٰی (م:683ھ) کی مِصْبَاحُ الظَّلَام فِي الْمُسْتَغِيْثِيْنَ بِخَيْرِ الْأَنَام فِي الْيَقَظَةِ وَالْمَنَام۔

ii. اور شیخ قاضی یوسف نَبہانی علیہ الرحمہ (م:1350ھ) کی شَوَاهِدُ الْحَقِّ فِي الْاِسْتِغَاثَةِ بِسَيِّدِ الْخَلْقِ ﷺ۔

5) یہ بات بھی نہایت حسین ہے کہ جب ہمارے آقا کریم ﷺ نے ہمیں کبھی بھی نہیں بھلایا تو پھر ہم غلاموں کو بھی اُن کی یاد سے اپنے دل آباد کرنے چاہییں اور اُن کی نافرمانی سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔ تاج دارِ بریلی علیہ الرحمہ نے خوب کہا:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رَضا　　یاد اس کی اپنی عادت کیجیے!

6) مسلمان کو ہمیشہ اپنے آقا کریم ﷺ سے دُعا حاصل کرنے کی تمنا رکھنی چاہیے اور اِس کے لیے کوشش بھی کرنی چاہیے۔ قرآنِ حکیم کے مطابق سرکارِ کونین ﷺ کی دُعا سے خود کو بے نیاز سمجھنا منافقوں کا کام ہے۔ [دیکھیے: المنٰفقون 63:5]

یومِ تحفُّظِ ختمِ نُبوّت: نبیِ کریم ﷺ کے بے شمار خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ربِّ کریم نے ختمِ نُبوّت کا تاج آپ کے سرِ انور پر سجایا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے آخر میں مبعوث فرما کر انبیائے کرام علیہم السلام کو بھیجنے کا سلسلہ آپ پر ختم فرما دیا۔ آپ ﷺ کے بعد نہ تو کوئی نیا نبی آیا ہے اور نہ ہی قیامت تک آسکتا ہے... نہ نئی شریعت والا آسکتا ہے، نہ آپ کی شریعت کا تابع بن کر۔

عقیدۂ ختمِ نبوّت پر سو فیصد پختہ یقین ضروری ہے اور ننانوے فیصد بھی قابلِ قبول نہیں۔ یعنی اگر کسی شخص کا ننانوے فیصد یہی نظریہ ہو کہ سرورِ عالَم ﷺ آخری نبی ہیں، مگر ایک فیصد ذہن اِس طرف جاتا ہو کہ آپ ﷺ کے بعد پیدا ہونے والا کوئی شخص نبی ہے یا کوئی نبی آسکتا ہے تو وہ کافر ہے اور ایسے شخص کے کافر ہونے میں شک کرنے والا بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

سات ستمبر تحفُّظِ عقیدۂ ختمِ نُبوّت کے عہد کی تجدید کا دن ہے، 1974ء میں اِسی تاریخ کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے دستورِ پاکستان میں ترمیم کرتے ہوئے یہ قرار دیا تھا کہ آئینی طور پر قادیانی کافر ہیں اور اُن کا اسلام سے کوئی تعلّق نہیں۔ چنانچہ ہماری ذمہ داری ہے کہ:

⟸ اپنی بِساط کے مطابق عقیدۂ ختمِ نبوّت کو مزید عام کریں۔

⟸ دُنیا کو باور کروائیں کہ قادیانی بدترین کافر ہیں؛ کیونکہ وہ اسلام کا نام لے کر کفر پھیلاتے ہیں اور خود کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں سے دشمنی کرتے ہیں۔ یہ سخت دھوکا ہے، اِسی وجہ سے قانونی طور پر اُنھیں اسلامی شعائر و اصطلاحات استعمال کرنے کی اِجازت نہیں۔

⟸ تجدیدِ عہد کریں کہ تحفّظِ عقیدۂ ختمِ نبوّت کے لیے ہر وقت تیار رہیں گے اور ضرورت پڑنے پر کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

⟸ سیاسی پارٹیوں سے وابستگی اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر تحفّظِ ختمِ نبوت کے لیے کام کرنے والی سُنّی تنظیمات سے تعاوُن کریں، اِس کارِ خیر کے لیے اپنا اثر و رُسوخ بھی استعمال کریں، نیز اپنا وقت اور مال بھی پیش کریں۔

شرعی مسئلہ: اگر کوئی دینی نقصان نہ ہو تو کفار سے خرید و فروخت کرنا جائز ہے، تاہم "مُرتَدّ" اور دُشمنانِ اسلام کفار کا شرعی حکم یہ ہے کہ اُس کے ساتھ میل جول رکھنا، اُٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور لین دین کرنا... سب حرام اور سخت گناہ ہے۔ قادیانی بھی مرتد ہیں؛ کیونکہ وہ مسلمان ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں اور پھر ختمِ نبوّت سمیت کئی ضروریاتِ دین کا انکار بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ اِن کے ساتھ لین دین کرنا ناجائز ہے اور اُن کی مصنوعات (Products) کا بائیکاٹ کرنا دینی تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ جانِ رحمت ﷺ کے صدقے میں ہمیں آپ کی مَحبَّت سے بہرہ مند فرمائے اور آپ کا احسان مند رہتے ہوئے ہمیشہ اُسوۂ حسنہ پر عمل کر کے دین و دُنیا کی کامیابی حاصل کرنے کی توفیق سے نوازے! ربِّ کریم اُمّتِ مسلمہ کو قادیانی دجالوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ہمیں عقیدۂ ختمِ نبوّت پر دل و جان سے پہرا دینے کی سعادت عطا فرمائے!

خالقِ کائنات تمام اُمتِ مسلمہ کو ہر طرح کی آفات سے نَجات عطا کرے، خصوصًا اہلِ پاکستان کی مَعاشی مشکلات کو آسان فرمائے اور تمام حوادِث کے نقصانات سے محفوظ رکھے!

قادرِ مطلق مسلمانوں میں جذبۂ جہاد بیدار فرمائے! اہلِ غزہ سمیت دُنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کی مدد فرمائے، امریکہ اسرائیل گٹھ جوڑ کے شر سے اُمّت کو محفوظ رکھے! اور اسرائیل کو تمام اتحادیوں سمیت نشانِ عبرت بنائے!

ربِّ کریم اہلِ پاکستان کو ہر قسم کی اندرونی و بیرونی سازشوں سے محفوظ رکھے، ملک کی تمام سرحدات کی حفاظت فرمائے! اِسے امن و سلامتی کا گہوارہ بنائے! اور تمام اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ فرمادے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!